اللہ تعالیٰ کی صفت المقتدر

اور اقتداری نشانات کا بیان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷؍ جنوری ۱۹۸۶ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۗ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۗ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۷﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

(الانعام: ۶۶-۶۸)

یہ آیات ۶۶ تا ۶۸ جو سورۂ انعام سے اخذ کی گئی ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے کہ تو ان سے کہہ دے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے بھی عذاب نازل فرمائے اور تمہارے نیچے سے بھی عذاب نازل فرمائے۔ یا ایک اور صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تمہیں آپس میں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دے اور تمہارے اندر مناقشت پیدا کر دے اور پھر ایک کا عذاب دوسرے کو پہنچائے۔ پھر فرماتا ہے دیکھ ہم دلیلوں کو کس طرح بار بار بیان فرماتے ہیں اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ۔ کس طرح پھیر پھیر کے مختلف زاویوں سے تمہیں صورت حال دکھاتے ہیں۔ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ۔ اس

لئے کہ یہ لوگ سمجھ جائیں۔وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ۔تیری قوم نے اے محمد مصطفیٰ ﷺ اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ یہاں بِـہ سے مراد آنحضرت ﷺ کا پیغام یا قرآن کریم ہے۔ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ۔ان سے کہہ دے کہ میں تم پر نگران اور ذمہ دار نہیں ہوں۔نگران ان معنوں میں تو ہیں حضور اکرم ﷺ جن معنوں میں شاھد اور شہید میں نگرانی کا ذکر ہے مگران معنوں میں نہیں کہ وہ اگر کوئی برا فعل کریں تو حضور اکرم ﷺ اس کی جواب دہی کریں۔پس داروغہ کا لفظ غالباً زیادہ بہتر ترجمہ ہے وکیل کے لحاظ کے لئے، وکیل کا ترجمہ داروغہ کرنا بہتر رہے گا۔لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ہر خبر کے لئے ایک مقررہ وقت ہوا کرتا ہے وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور یقیناً تم عنقریب جان لوگے۔

یہ آیات تین قسم کے عذابوں کی خبر دے رہی ہیں۔حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر جب یہ وحی نازل ہوئی تو اس پر آپ کا رد عمل کیا تھا۔یہ ایک بہت ہی دلچسپ مطالعہ ہے جسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشاق کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (یعنی اس آیت کا یہ ٹکڑا جو ابھی پڑھ کر میں سنا تا ہوں قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ کہہ دے ان سے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ وہ تمہیں تمہارے اوپر سے عذاب کے ذریعہ سے پکڑے یا تمہارے اوپر سے عذاب نازل فرمائے) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ کہ اے اللہ میں تیری ذات کی عظمت کی پناہ چاہتا ہوں، تیرے چہرے کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر یہ آیت آپؐ نے پڑھی اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب ظاہر فرمائے۔قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ اے اللہ! میں تیرے چہرے کی عظمت تیرے وقار کی اور تیری شان کی پناہ مانگتا ہوں۔ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ پھر یہ ٹکڑا تلاوت فرمایا، یا تمہیں آپس میں گروہوں میں تقسیم کردے اور ایک کا عذاب دوسرے کو پہنچائے ۔اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا هٰذَا اَهْوَنُ اَوْقَالَ هٰذَا اَيْسَرُ۔فرمایا ہاں یہ نسبتاً نرم بات ہے، یہ زیادہ آسان بات ہے۔صحیح بخاری کتاب التفسیر میں یہ روایت درج ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر:۶۷۶۹)

اس پر اگر آپ غور کریں تو آنحضرت ﷺ کی رحمت اور شفقت کا ایک حیرت انگیز نہایت ہی عظیم الشان پہلو سامنے آتا ہے۔ یہ عذاب کی خبریں تو مخالفین اور معاندین کے متعلق دی جا رہی تھیں۔ پس جب آنحضرت ﷺ پناہ مانگتے ہیں تو عملاً ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ایسے سخت عذاب میں ان کو مبتلا نہ فرما۔ پس وہ عذاب جو خدا کی طرف سے براہ راست نازل ہوتا ہے عارف باللہ اس سے بہت زیادہ خوف کھاتا ہے اور انسان جو انسان کو تکلیف پہنچا سکتا ہے اسکو نسبتاً کم محسوس کرتا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان دونوں عذابوں کی دفعہ جو براہ راست خدا کی طرف سے آسمان سے نازل ہوں یا زمین سے ظاہر ہوں ان کی مرتبہ خدا سے پناہ مانگی یعنی اپنے مخالفین کے حق میں عملاً دعا کی اور تیسری قسم جب عذاب کی بتائی گئی تو آپؐ نے فرمایا ہاں یہ نسبتاً آسان ہے۔ معاندین کو خدا نے پکڑنا تو تھا لیکن ان کے لئے نسبتاً آسان پکڑ کی طلب فرمائی۔

جہاں تک تاریخ گواہی دیتی ہے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں یعنی پہلے زمانے میں اب بھی آپؐ ہی کا زمانہ ہے اولین دور میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس دعا کی قبولیت کے نشان دکھائے اور ایک بھی واقعہ ایسا نظر نہیں آتا جیسے پرانی قوموں کو آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کیا گیا تھا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے آپؐ کی قوم کو اس طرح ہلاک کیا گیا ہو۔ ایک بھی واقعہ ایسا نظر نہیں آتا کہ جس طرح حضرت نوح کی قوم کو آسمان سے بھی ہلاکت کا پیغام ملا اور زمین نے بھی ہلاکت اگلی اس طرح آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی قوم کے متعلق ایسی تکلیف دہ سزا کا مشاہدہ فرمایا ہو۔ ہاں آپس میں انسان کے ذریعے انسان کو جو پکڑ جو عذاب میں مبتلا کیا جا سکتا ہے وہ نظارے آنحضرت ﷺ کو دکھائے گئے اور اس میں بھی اَھْوَنُ کے پہلو کو ہمیشہ پیش نظر رکھا گیا۔ آج دشمن اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے غزوات اور ابتدائی جنگوں کے متعلق جتنا چاہے کہے، جس قدر چاہے تعصب کا اظہار کرے، لیکن کل عالم میں بلا اشتباہ ایک بھی نظیر ایسی نہیں پیش کر سکتا کہ اتنا عظیم الشان انقلاب اتنی تھوڑی جانی قربانی کے ذریعے رونما ہو گیا ہو۔ تمام جنگوں میں تمام غزوات میں جو حضور اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو پیش آئے ان تمام میں چند سو نفوس سے زیادہ ہلاک نہیں ہوئے اور حیرت انگیز انقلاب جزیرہ عرب میں ہی رونما نہیں ہوا بلکہ چاروں طرف پھیل گیا ان سرحدوں کو عبور کر گیا۔

یہ وہی دعا تھی کتنا گہرا تعلق تھا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایک طرف انسانیت کے ساتھ اور دوسری طرف اپنے رب کے ساتھ کہ خدا جب اقتداری نشان دکھانا چاہتا ہے یہ فیصلہ فرمالیتا ہے اس وقت بھی آنحضرت ﷺ نرمی کے طالب ہوتے ہیں اور پھر آپ کی دعا سنی جاتی ہے اور بہت ہی معمولی جانی قربانی کے ذریعے ایک حیرت انگیز عظیم الشان انقلاب رونما ہوتا ہے۔تمام انسانی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔اس قدر شدید مخالفتوں میں جبکہ غلبہ مخالفین کے پاس ہو کمزور لوگوں کے ہاتھوں بغیر قربانی کے بغیر عظیم جانی قربانی کے ایسا انقلاب کبھی رونما نہیں ہوا، نہ عقلاً ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ﷺ کی ابتدائی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس ضمن میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں اور وہاں بھی بَعۡضُكُمۡ بَاۡسَ بَعۡضٍ کا ہی نظارہ ہے آپؑ فرماتے ہیں:۔

”دیکھو ام کا حال کسریٰ سے یعنی خسرو پرویز سے مشابہ ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کے خط پہنچنے پر اس نے بہت غصہ ظاہر کیا اور حکم دیا کہ اس شخص کو گرفتار کر کے میرے پاس لانا چاہئے۔تب اس نے صوبہ یمن کے گورنر کے نام ایک تاکیدی پروانہ لکھا کہ وہ شخص جو مدینہ میں پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے جس کا نام محمد ہے (ﷺ) اس کو بلا توقف گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔اس گورنر نے اس خدمت کے لئے اپنے فوجی افسروں میں سے دو مضبوط آدمی متعین کئے کہ تا وہ کسریٰ کے اس حکم کو بجالاویں۔جب وہ مدینہ میں پہنچے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ظاہر کیا کہ ہمیں یہ حکم ہے کہ آپ کو گرفتار کر کے اپنے خداوند کسریٰ کے پاس حاضر کریں تو آپؐ نے ان کی اس بات کی کچھ پرواہ نہ کر کے فرمایا کہ میں اس کا کل جواب دونگا۔دوسری صبح جب وہ حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج رات میرے خداوند نے تمہارے خداوند کو (جس کو وہ بار بار خداوند خداوند کر کے پکارتے تھے) اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر کے قتل کر دیا ہے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔اور جب یہ لوگ

یمن کے اس شہر میں پہنچے جہاں سلطنت بھی فارس کا گورنر رہتا تھا تو ابھی تک اس گورنر کو کسریٰ کے قتل کئے جانے کی کچھ خبر نہیں پہنچی تھی۔ اس لئے اس نے بہت تعجب کیا۔ مگر یہ کہا کہ اس عدول حکمی کے تدارک کے لئے ہمیں جلدتر کچھ نہیں کرنا چاہئے جب تک چندروزتک پایہ سلطنت کی ڈاک کی انتظار نہ کرلیں۔ سو جب چندروز کے بعد ڈاک پہنچی تو ان کاغذات میں سے ایک پروانہ یمن کے گورنر کے نام نکلا۔ جس کو شیرویہ کسریٰ کے ولی عہد نے لکھا تھا۔ مضمون یہ تھا کہ خسرو میرا باپ ظالم تھا اور اس کے ظلم کی وجہ سے امور سلطنت میں فساد پڑتا جاتا تھا اس لئے میں نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ اب تم مجھے اپنا شہنشاہ سمجھو اور میری اطاعت میں رہو۔ اور ایک نبی جو عرب میں پیدا ہوا ہے جس کی گرفتاری کے لئے میرے باپ نے تمہیں لکھا تھا اس حکم کو بالفعل ملتوی رکھو۔''

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد نمبر ۱۵ صفحہ ۳۷۶۔۳۷۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں جو لیکھرام کا ذکر فرمایا ہے یہ بلاحکمت نہیں ہوسکتا۔ عملاً لیکھرام بھی آنحضرت ﷺ کی شدید گستاخی کے نتیجہ میں مارا گیا ہے اور آپؐ ہی کی تلوار سے مارا گیا ہے۔ بترس از تیغ بران محمد ﷺ ۔ اور یہاں بھی خدا تعالیٰ نے وہی نظارہ دکھایا ہے کہ اس کو بھی انسان نے ہی مارا اور انسان کے ذریعے ہی یہ پکڑا گیا اور براہ راست آسمانی تجلی سے نہیں مارا گیا۔ یعنی تجلی تو تھی لیکن انسانی دخل کے بغیر نہیں مارا گیا۔

پس آنحضرت ﷺ کے ساتھ تعلق رکھنے والے دشمنوں کو جتنے بھی عذاب ملے ہیں وہ اس میں خدا تعالیٰ نے انسانی ہاتھ کو استعمال فرمایا اور اس قسم کے عذاب نازل نہیں فرمائے جیسے کہ پہلی قوموں کو دیئے گئے تھے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیشہ کے لئے اسلام میں اب کوئی اقتداری تجلی دوسرے عذابوں کے ذریعے ظاہر نہیں ہوگی۔ کیونکہ خود قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں دابۃ الارض نے ظاہر ہونا ہے جو زمین سے ظاہر ہونے والا ایک عذاب ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی بعض اور پیش خبریوں سے پتہ چلتا ہے کہ آسمان سے بھی کئی قسم کی بلائیں نازل ہوں گی۔ مگر جہاں تک حضور اکرم ﷺ کا تعلق ہے آپؐ کو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا نشان، آپؐ کی

قبولیت دعا کا نشان اس طرح دکھایا ہے کہ آپؑ کے زمانہ میں کوئی ایسا مافوق البشر نشان اس رنگ میں ظاہر نہیں فرمایا کہ انسان کو اس میں کوئی دخل نہ ہو۔ اور نرمی کا پہلو جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے بیان فرمایا تھا وہی اختیار کیا گیا۔ اقتداری نشان صرف عذاب الٰہی کی صورت میں ظاہر نہیں ہوا کرتے بلکہ اقتداری نشان غیر معمولی رحمت اور شفقت کے اظہار کے طور پر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اقتدار میں یہ بات شامل ہے، اس کے مضمون میں یہ بات داخل ہے کہ خدا کی عام تقدیر پر غالب آنے والی ایک اور تقدیر ظاہر ہو جو تقدیر الٰہی کا ہی حصہ ہو مگر غالب تقدیر ہو۔ اس غالب تقدیر کو اقتدار کہتے ہیں اور یہ غالب تقدیر محض دشمنوں کو ہلاک کرنے کے لئے ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اپنوں کی تائید میں بھی ظاہر ہوتی ہے اور بعض دفعہ بیک وقت دونوں نمونے دکھاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> ’’ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ میں سیالکوٹ میں تھا ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرے کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی سارا کمرہ دھوئیں کی طرح ہو گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر پر گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے موافق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور اندر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا بجلی تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔‘‘
>
> (سیرۃ المہدی صفحہ:۲۱۶)

پس اقتداری نشانات جو خدا کی طرف سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں عام تقدیر سے ہٹ کر ایک بات ہوتی ہے اور بیک وقت اس رنگ میں بعض دفعہ تائیدی اقتداری نشان بھی ظاہر ہو رہا ہوتا ہے اور مخالفانہ اقتداری نشان بھی ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک صاحب بصیرت کے لئے یہ فرق دیکھ لینا کچھ مشکل نہیں رہتا۔

آنحضرت ﷺ کے اقتداری نشانات میں سے بڑی تعداد میں ایسے اقتداری نشانات

ملتے ہیں جن کا تعلق خدا تعالیٰ کی خاص رحمت اور شفقت اور تعلق اور محبت کے اظہار سے ہے اور یہ وہ نشانات ہیں جو اپنوں کو دکھائے گئے۔ دشمن بارہا مطالبے کرتا رہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھاؤ اور معجزہ سے مراد عموماً یہی سمجھا جاتا ہے کہ اقتداری نشان ہو ایسا جو عام تقدیر سے فرق کرنے والا ہو، عام سلوک سے الگ سلوک ہو رہا ہو کسی سے، عام قانون قدرت کے خلاف چیز نظر آتی ہو۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی زندگی میں دشمنوں کو ایسے نشان نہیں دکھائے گئے جیسا کہ ان کے تصور میں اقتداری نشان ہوا کرتے تھے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نہ آسمان نے ان پر پتھر برسائے نہ زمین نے آگ اگلی یا پانی اگلا اور غیر معمولی مافوق الفطرت نظر آنے والے نشانات کے ذریعہ ان کو ہلاک نہیں کیا گیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مافوق الفطرت یعنی عرف عام میں جسے مافوق الفطرت کہا جاتا ہے مافوق الفطرت نشان نہیں دکھائے گئے۔ جہاں تک صحابہؓ کا تعلق ہے جہاں تک مومنین کی جماعت کا تعلق ہے اس کثرت سے آنحضور ﷺ کو یہ معجزات دکھائے گئے کہ کسی اور نبی کی زندگی میں ایسے تائیدی نشانات کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

> ’’اور اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی۔‘‘

یہ فرق ملحوظ رکھنا چاہئے کہ دعا کی بحث بالکل الگ ہے۔ وہ لوگ جو خدا کو مقتدر جانتے ہیں اور اس رنگ میں جانتے ہیں کہ جس طرح وہ خدائے ذوالاقتدار کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ جو اس کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاتے ہیں خدا تعالیٰ بعض دفعہ ذوالاقتدار بن کے ان کے اندر داخل ہوتا ہے اور ان سے پھر آگے اقتدار کے نمونے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ وہ واقعات ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں:

> ’’وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی

مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو۔ اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہوگئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جل شانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال:۱۸)

جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا یعنی در پردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا“

یہاں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دشمن اسلام کو بھی اقتداری نشان اس رنگ میں دکھایا گیا ہے جسے وہ مافوق الفطرت سمجھتے تھے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ یہ نشان بھی مومنوں کو تائیدی رنگ میں دکھایا گیا اور وہی ایمان لاتے تھے۔ جہاں تک دشمن کا تعلق ہے نہ انہوں نے مٹھی چلتی دیکھی نہ ان کو علم تھا کہ یہ واقعہ گزرا ہے۔ ان کی ذات کا جہاں تک تعلق ہے ایک بہت ہی شدید آندھی چلی ہے جس میں کنکریاں اٹھ اٹھ کر ان کی آنکھوں اور چہرے پر پڑیں اور ان کو لڑنے کے قابل نہیں رہنے دیا۔ یہ بات قطعی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اقتداری نشان بکثرت دکھائے گئے ہیں لیکن مومنوں کو دکھائے گئے ہیں۔ اقتداری نشان جس میں انسانی دخل نظر نہ آئے۔ پھر فرماتے ہیں:

”اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت ﷺ کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا۔ اور اس قسم کے اور بھی معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے۔“

اگر کوئی استثنائی شکل ہے تو وہ شق القمر والی ہے یہ وہ اقتداری نشان ہے جس میں ہم بلاشبہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ غیروں نے بھی دیکھا مگر اقتداری نشان کے طور پر جیسا کہ بدقسمتی ہوا کرتی ہے کفار کی اسے تسلیم نہیں کیا۔ پھر فرماتے ہیں:

”کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل

کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار میں موجود تھا۔‘‘

یہ وہ بات ہے جو جماعت احمدیہ کو ملحوظ رکھنی چاہئے بعض دفعہ جماعت کے احباب ہر بات کو Rationalize کرنے کی خاطر یعنی ایک منطقی رنگ دینے کی خاطر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہر بات میں کچھ نہ کچھ ایسی وجہ پوشیدہ ہے جسے عام انسانی عقل اور فہم سمجھ سکتی ہے۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گواہی کے بعد پھر کسی قسم کی توجیہات کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ احادیث نبویہ میں یہ ساری باتیں ہم پڑھتے تھے اور پڑھتے ہیں لیکن بعض لوگ ان باتوں کی توجیہات شروع کر دیتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس رنگ میں ان کو ظاہر فرمایا ہے ان کو اللہ تعالیٰ کے اس اقتدار کے طور پر ظاہر فرمایا ہے جو اپنے پیاروں کے اندر جلوہ نمائی دکھاتا ہے اور ان کے ذریعے پھر اقتداری نشان ظاہر ہوتے ہیں۔اس لئے اس واقعہ میں عقل کو کوئی سمجھ آئے یا نہ آئے بلاشبہ یہ حقیقت ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ایسے اقتداری نشانات دیئے گئے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

> ’’اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزار ہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ایسا ہی اور بہت سے کام اپنی ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔‘‘
>
> (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۶۵:۶۶)

سنن ابن ماجہ میں ایک روایت درج ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک عورت اپنے بچے کے ہمراہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہ بولتا نہیں۔آپؐ نے پانی

منگوایا اور پانی سے ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور فرمایا کہ یہ پانی اس کو پلا دو اور کچھ اس کے اوپر چھڑک دو۔ دوسرے سال وہ عورت آئی تو اس نے بیان کیا کہ وہ بچہ بالکل اچھا ہو گیا ہے اور بولنے لگا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب النشر ہ حدیث نمبر: ۳۵۲۳)

صحیح بخاری کتاب المغازی میں یہ روایت درج ہے کہ غزوہ خیبر میں جب رسول کریم ﷺ نے علَم عطا کرنے کے لئے حضرت علیؓ کو طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب چشم ہے اور یہ آشوب ایسا سخت تھا کہ حضرت سلمہ بن اکوع ان کا ہاتھ پکڑ کر لائے تھے۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مل دیا اور دم کر دیا آنکھیں اسی وقت اچھی ہو گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کبھی ان میں درد تھا ہی نہیں"۔ (صحیح بخاری کتاب المغاری باب غزوہ خیبر حدیث: ۳۸۸۵)

مبادا کوئی دشمن یا اس دور کا جدید طرز فکر رکھنے والا یہ کہتا یہ باتیں پرانے زمانوں کے قصے ہیں ہم نہیں جانتے کہ واقعۃً یہ باتیں ہوئیں بھی یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے کامل غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پر بھی ایسے اقتداری نشان ظاہر فرمائے کہ وہ خدا جو ماضی کا خدا تھا وہ حال کا خدا بھی بن گیا۔ اور وعدہ کیا کہ میں تمہارا مستقبل کا بھی خدا ہوں۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں کو یہ یقین دلایا کہ قیامت تک میں تمہارے اندر اقتداری نشان جاری رکھوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں بھی بکثرت اقتداری نشان ظاہر ہوئے ایک ایسے ہی نشان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب قادیان میں بھی طاعون تھی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کو سخت بخار ہو گیا اور ان کو ظن غالب ہو گیا کہ یہ طاعون ہے اور انہوں نے مرنے والوں کی طرح وصیت کر دی اور مفتی محمد صادق کو سب کچھ سمجھا دیا اور وہ میرے گھر کے ایک حصہ میں رہتے تھے۔ جس گھر کی نسبت خدا تعالیٰ کا الہام ہے **انی احافظ کل من فی الدار**۔ تب میں ان کی عیادت کے لئے گیا اور ان کو پریشان اور گھبراہٹ میں پا کر میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی ہے تو پھر میں

جھوٹا ہوں اور میرا دعویٰ الہام غلط ہے ۔ یہ کہہ کر میں نے ان کی نبض پر ہاتھ لگایا۔ یہ عجیب نمونہ قدرت الٰہی کا دیکھا کہ ہاتھ لگانے کے ساتھ ایسا بدن سرد پایا کہ تپ کا نام ونشان نہ تھا۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ: ۲۶۵)

بہت سے ایسے واقعات اور احادیث بھی میں نے اکٹھی کی تھیں جو میں نے وقت کے لحاظ سے چھوڑ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جتنے میں نے واقعات اکٹھے کئے تھے۔ اب نظر ڈالنے سے پتہ چلا ہے کہ ان میں ایک دعا کا رنگ شامل ہو گیا ہے۔ اور میں وہ جو فرق کرنا چاہتا تھا وہ دعا اور اقتدار کے نشان میں فرق کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس وقت میں ان واقعات کو چھوڑ رہا ہوں۔ لیکن میرے علم میں ہے کہ بکثرت ایسے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی ظہور پذیر ہوئے جن کا تعلق اقتداری نشانوں سے ہے۔ مثلاً اس روایت کے متعلق میں ابھی اس کا حوالہ نہیں جانتا مگر یہ روایت بچپن میں ہم اپنے گھر میں سنتے رہے کہ ایک دفعہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے تھے تو باغ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگلی پکڑ کے جا رہے تھے اور ایک درخت پھلدار ایسا تھا کہ جس کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ نے خواہش ظاہر کی کہ میں یہ پھل کھانا چاہتا ہوں اور پھل کا موسم بالکل نہیں تھا اور وہ خالی درخت تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور واقعۃً ایک پھل ظاہری شکل میں ظاہر ہوا اور آپؑ نے وہ پھل دے دیا حضرت مصلح موعودؓ کو۔ (سیرۃ المہدی صفحہ: ۵)

پھر غیب سے ظاہر میں ایک چیز کا وجود پکڑنا جس کا کوئی بھی سائنسی امکان نظر نہیں آتا اس کا ایک واقعہ وہ چھینٹوں والا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رؤیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ کاغذ پر دستخط کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے متمثل ہو کر ایک انسان کی طرح قلم کو ڈبویا سرخ سیاہی میں اور زیادہ دیکھتے ہوئے اس کو چھڑکا تا کہ زائد سرخی جو لگی ہوئی تھی وہ نکل جائے اور بقیہ سے دستخط فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ ظاہر میں متمثل ہو گئی اور واقعۃً خارج میں رنگ پکڑ گئی۔ اور آپ کے جسم پر بھی اس کے چھینٹے پڑے اور مولوی عبداللہ سنوری صاحب جو پاس بیٹھے ہوئے تھے ان پر بھی چند چھینٹے پڑے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ: ۲۶۷) تو اس کو کہتے ہیں اقتداری نشان یعنی عام قدرت سے ہٹ کر ایک ایسی غیر معمولی بات پیدا ہو جس کے

لئے انسان کے پاس کوئی توجیہ نہ ہو۔

حضرت رسول کریم ﷺ کا لعاب دہن سے کسی کو شفا بخش دینا، ہاتھ لگا کر پانی کو بڑھا دینا یا اپنے دست مبارک کی برکت سے خوراک کو بڑھا دینا۔ یہ سارے ایسے واقعات ہیں جن کو بعض لوگ غلط رنگ میں استعمال کرنے لگے اور دم درود جس کو ہم کہتے ہیں یہ رسمیں مسلمانوں میں جاری ہوئیں اور یہ سمجھنے لگے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ آیات پر پھونکیں مار کے یا اپنے تھوک سے براہ راست لوگوں کو اچھا کر سکتے ہیں۔

یہ میں بات واضح کرنا چاہتا ہوں آج کہ یہ تفہیم بالکل غلط ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اقتداری نشانات کے ظہور کے لئے انسان کے اندر ایک ایسی تبدیلی ہونی چاہئے جو مافوق العادت ہو۔ عام انسانوں سے مختلف تبدیلی جب تک انسان کے اندر پیدا نہ ہو خدا تعالیٰ اس شخص کو اقتداری نشان دکھایا نہیں کرتا۔ محض اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کے لعاب میں یہ برکت تھی اگر ہر کس و ناکس اٹھ کر اپنے لعاب سے لوگوں کو شفاء کا دعویٰ کرنے لگے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ لعاب میں یہ اقتداری نشان صرف اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے اگر انسان خدا کی خاطر اپنے اندر مافوق العادت تبدیلی پیدا کرے اور اس کے اپنے وجود میں ایک اقتداری تبدیلی واقع ہو چکی ہو جو عام انسانوں سے ہٹ کر ہو۔ جب یہ واقعہ ہو تو پھر ایسے لوگوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بکثرت اقتداری نشان ظاہر فرماتا ہے اور یہ بات صرف انبیاء کیلئے خاص نہیں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہؓ کو بھی یہ برکت دی گئی تھی اور ہم ایسے واقعات احادیث میں پڑھتے ہیں کہ آپؐ کے صحابہؓ کے ہاتھوں بھی اللہ تعالیٰ نے اقتداری نشانات ظاہر فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی یہ برکت دی گئی اور آپؑ کے صحابہؓ کے ذریعہ بھی ہمیں علم ہے خدا تعالیٰ نے اقتداری نشان ظاہر فرمائے اس لئے جب ان نشانات کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کی کنہ تک پہنچنا ضروری ہے ان کو سمجھے بغیر ان سے صحیح معنوں میں آپ لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔

اقتدار سے مراد یہ ہے کہ عام تقدیر سے ہٹ کر ایک غیر معمولی تقدیر الٰہی ظاہر ہو جو عام تقدیر پر غالب آ جائے۔ یہ کن لوگوں کو عطا ہوتی ہے؟ انہی لوگوں کو جو عام سلوک سے ہٹ کر اپنے رب سے ایک ایسا سلوک کرتے ہیں جو عام انسانی سلوک پر غالب آتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایک

ایسا غیر معمولی تعلق پکڑتے ہیں اپنے رب سے جو عام بندوں کو نصیب نہیں ہوتا۔ اور اس کے لئے ضروری نہیں ہے کہ کسی خاص راہ میں یہ تعلق ظاہر ہو یہ تعلق مختلف جہتوں سے ہوسکتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کو، میرا ایمان ہے اور کامل ایمان ہے کہ ہر جہت میں ایسا ہی تعلق تھا اللہ سے جس جہت میں بھی انسان کا بندے سے کوئی تعلق ہوسکتا ہے لیکن اس سے کم درجے پر عام انسانوں کو اس قسم کی عظمت تو نصیب نہیں ہوسکتی کیونکہ ان کے اندر یہ طاقتیں نہیں ہوتیں۔ لیکن میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ ہر انسان کو کسی نہ کسی نوع میں خدا تعالیٰ سے اقتداری تعلق رکھنے کی توفیق مل سکتی ہے ۔کوئی نہ کوئی ہر انسان میں ایسی غیر معمولی خوبی پائی جاتی ہے، کوئی نہ کوئی ایسا غیر معمولی اللہ سے محبت کا تعلق پایا جاتا ہے۔ اگر اس کو وہ چمکائے اور اس میں ترقی کرے تو کسی نہ کسی پہلو سے خدا تعالیٰ سے ایک غیر معمولی اقتداری تعلق قائم کرسکتا ہے۔

پس جماعت کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ دشمن کا جہاں تک تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بکثرت الہامات کے ذریعہ پہلے سے ہی بتادیا ہے کہ ہر بار جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن آپ کو کسی رنگ میں بھی ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا اور آپ کے پیغام کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اقتداری نشان سے دشمن کو ناکام ثابت کردے گا اور ہلاک کردے گا۔ اسی لئے دشمن کے بارے میں مجھے اس وقت فکر نہیں ہے۔ اکثر جماعت اس وقت اس انتظار میں بیٹھی ہے کہ کس وقت یہ نشان ظاہر ہو مگر میں تو اس طرح دیکھ رہا ہوں جس طرح آپ روزانہ سورج کو چڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ایک لمحہ کے لئے بھی، ایک ذرہ بھی کبھی مجھے شک نہیں ہوا کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اقتداری نشان کے کئے ہیں وہ دشمن کے متعلق پورے ہوں گے۔ لازماً ہوں گے اس طرح جیسے لکھی جاچکی ہے وہ بات۔ جیسے ماضی یقینی ہے اسی طرح یہ مستقبل یقینی ہے لیکن میں آپ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں اور توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے معجزے آپ دیکھیں گے بھی تو کیا فائدہ ہوگا۔ ایک لذت ہوگی ضرور، بعض لوگوں کے لئے تقویت ایمان کا موجب ہوں گے۔ بعض کے لئے تقویت ایمان کا نہیں بلکہ طمانیت کا موجب ہوں گے کیونکہ وہ پہلے سے جانتے ہیں کہ ایسا ہونا ہی ہے۔ لیکن آپ کے لئے ہمیشہ کے لئے مستقل کیا فائدہ چھوڑ جائیں گے۔ اس لئے اللہ کے اقتدار کے اس جلوے کے منتظر کیوں بیٹھے

ہیں۔اس جلوے کی تمنا کیوں نہیں کرتے جو ہر روز آپ کی زندگیوں میں ظاہر ہو سکتا ہے اور آپ کو ایک عظیم الشان خلق آخر عطا کر سکتا ہے۔وہ اقتداری جلوے ہیں جو خدا کی تائید اور پیار اور محبت اور نصرت کے جلوے ہیں جو اس کثرت سے حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ظاہر ہوئے ہیں کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ دعوے جتنے بھی کوئی کرے کبھی بھی کوئی نبی ایسا تاریخ عالم میں نہیں مل سکتا جس کی زندگی میں اقتداری نشانوں کے طور پر اس کا دسواں حصہ بھی کہیں ظاہر ہوا ہو۔حضرت مسیح کے سارے معجزے آپ اکٹھے کر لیں جو حقیقۃً واقعۃً ظاہر ہوئے جو مبالغہ کے سوا ہیں ان کی کوئی حیثیت ان معجزات کے سامنے نہیں جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ظاہر ہوئے،آپؐ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے اور ہزار ہا لوگوں نے وہ معجزے دیکھے۔حضرت مسیحؑ کے معجزوں کے گواہ چند حواری ہیں اور ان کی روایتیں ہی ہیں جن پر ساری بناء کی گئی۔آنحضرت ﷺ کے معجزات کے گواہ ہزار ہا ایسے صحابہؓ ہیں جو معروف ہیں جن کے متعلق قطعی طور پر ہمیں ثابت ہے کہ ان کی زندگی مجسم سچائی تھی اور جھوٹ سے ان کا کوئی علاقہ نہیں تھا۔اس کثرت سے اتنی مضبوط روایتیں محفوظ چلی آرہی ہیں کہ ان میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

پس جماعت کو چاہئے کہ خدائے ذوالاقتدار سے اس رنگ میں تعلق پیدا کریں کہ خدا کا اقتدار ان کے اندر ظاہر ہو۔اور یہی وہ تعلیم ہے جو قرآن کریم ہمیں دیتا ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ (البقرہ:۱۳۹) کہ اے محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے غلاموں کو خدا کے رنگ کی طرف بلاؤ۔خدا کا رنگ محض دیکھ کر لطف اٹھانے کے لئے نہیں بلکہ خدا کا رنگ اپنے وجود میں جاری کرنے کے لئے ہے۔اس لئے خدا کی صفات کا جب ذکر چلتا ہے تو ہمیشہ ساتھ یہ دعا کرتے رہیں سنتے ہوئے کہ اللہ اپنی صفات کا ہمیں بھی اس رنگ میں جلوہ دکھائے کہ ہم دنیا کے لئے خدا نما ہو جائیں اور خدا کے جلوے دنیا کو دکھانے والے بن جائیں۔

آج کا دور اس کے لئے ایک بہت ہی اہمیت رکھنے والا دور ہے۔آج بکثرت جماعت کے دل دکھے ہوئے ہیں۔آج بکثرت جماعت کو اس لئے مطعون اور ذلیل کیا جا رہا ہے کہ وہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی جماعت ہے۔محض اللہ اگر آج دنیا میں کسی کو دکھ دیا جا رہا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔پس اس دکھوں کے زمانے سے ایسا خزانہ پا جائیں جو ایک نہ ختم ہونے

والا خزانہ ہوگا۔آپ کی بھی زندگی بنا جائے گا اور آپ کی نسلوں کی زندگیاں بھی بنا جائے گا۔دنیا میں بھی آپ کو سعادتیں نصیب فرمائے گا اور آخرت میں بھی آپ کو سعادتیں نصیب فرمائے گا۔

پس میں دعا کرتا ہوں اور آپ بھی میرے ساتھ دعا کریں کہ اللہ ہماری جماعت پر بحیثیت جماعت بھی اور انفرادی طور پر بھی احمدیوں کے اوپر ذوالاقتدار خدا کے طور پر ظاہر ہو۔المقتدر خدا کے طور پر ظاہر ہو۔جس کے پیار اور محبت اور رحمت کے جلوے ہم روز اپنے گھروں میں دیکھیں۔ اس خدا کے ساتھ بسنے والے ہوں جس کے ہاتھ میں تمام قدرتوں کی چابیاں ہیں،تمام عظمتوں کی کنجیاں ہیں،وہ ذوالاقتدار ہے ایسا نہیں کہ تصورات میں ہی ذوالاقتدار ہے بلکہ عملی دنیا میں بھی وہ اپنے اقتدار کے نشان ظاہر فرماتا ہے۔